اقتربت الساعة

(قیامت قریب آگئی)

مؤلف

شاہد احمد

ناشر

ایجنسی ہمدرد دواخانہ،۳۱۲، رام گنج بازار، جے پور

فون:2607012

©

﴿جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ﴾

نام کتاب	:	اقتربت الساعة
نام مؤلف	:	شاہد احمد
سن اشاعت	:	2011ء
تعداد اشاعت	:	500
اشاعت	:	باراول
ضخامت	:	24/صفحات
سائز	:	20x30=16
طباعت	:	گلوبل کمپیوٹرس اینڈ پرنٹرس، رام گنج بازار، جے پور فون:-9460866130, (0141)3215359
ناشر	:	ہمدرد دواخانہ ۳۱۲، رام گنج بازار، جے پور

ملنے کا پتہ

ایجنسی **ہمدرد دواخانہ** ۳۱۲، رام گنج بازار، جے پور

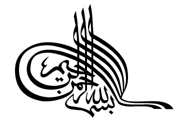

قیامت کب آئے گی؟ اس کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے۔ تمام انسانوں کے سردار اور ہمارے شفیع پیغمبر حضرت نبی کریمؐ سے جب حضرت جبرائیل نے قیامت کے آنے کا وقت پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ جس سے پوچھا جاتا ہے وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

لیکن جس تیز رفتاری سے وقت گزر رہا ہے اور آپؐ کی بتائی ہوئی نشانیاں جس تیزی سے پوری ہو رہی ہیں اس سے یقین ہوتا ہے کہ اب تو قیامت بالکل قریب ہے۔ اب تو چند ہی بڑی نشانیاں رہ گئی ہیں جو پوری ہونا باقی ہیں۔ اللہ تمام مسلمانوں کو اپنے کرم وفضل سے آنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے اور ایمان پر قائم رکھے۔ آمین

شاہد احمد

نوٹ:۔ اس کتاب کا تمام تر مضمون الخصائص الکبریٰ مصنف علامہ جلال الدین سیوطی سے لیا گیا ہے۔

مسند احمد کی حدیث ہے کہ حضور نبی کریم نے اپنی کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح مبعوث کئے گئے ہیں۔

حضور کا ایک نام مبارک حاشر بھی ہے یعنی جس کے قدموں پر لوگوں کا حشر ہوگا۔

مدائن میں ایک مرتبہ حضرت حذیفہؓ نے جمعہ کے دن خطبہ میں فرمایا لوگو سنو! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قیامت قریب آ گئی۔ اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ بیشک قیامت قریب آ چکی ہے۔ بے شک چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں اس لئے آج کا دن کوشش اور تیاری کا ہے اور کل تو بھاگ دوڑ کر کے آگے بڑھ جانے کا دن ہوگا (تفسیر ابن کثیر)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ سورج کے ڈوبنے کے وقت جب کہ وہ تھوڑا سا ہی باقی رہ گیا تھا۔ حضور نے اپنے اصحاب کو خطبہ دیا۔ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے دنیا کے گزرے ہوئے حصے میں اور باقی ماندہ حصے میں وہی نسبت ہے جو اس دن کے گزرے ہوئے اور باقی بچے حصے میں ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت اُبی بن کعب فرماتے ہیں کہ قیامت سے پہلے چھ نشانیاں ہوں گی۔ لوگ اپنے بازاروں میں ہوں گے کہ اچانک سورج کی روشنی جاتی رہے گی اور پھر ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے۔ پھر پہاڑ اچانک ٹوٹ کر گریں گے۔ زمین زور سے جھٹکے لینے لگے گی اور بری طرح ہلے گی۔ بس پھر کیا انسان کیا جنات اور کیا جانور سب آپس میں خلط ملط ہو جائیں گے۔ لوگوں میں بے حد بدحواسی ہوگی۔ اپنے مال و دولت کی کچھ خبر نہیں ہوگی۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیا۔آپ نے قیامت تک ہونے والی کسی بات کو نہ چھوڑا۔جس نے اسے یاد رکھا اس نے یاد رکھا اور جو اسے بھول گیا وہ بھول گیا۔یقیناً جب کوئی بات ایسی ہوتی ہے جسے میں بھول چکا ہوتا ہوں تو فوراً وہ بات یاد آجاتی ہے جیسے کہ کوئی شخص کسی کے چہرے کو یاد کر لیتا ہے جب وہ اس سے غائب ہوتا ہے پھر جب وہ سامنے آتا ہے تو اسے پہچان لیتا ہے۔

مسلم نے ابو زیدؓ سے روایت بیان کی ہے۔انھوں نے کہا کہ رسول اللہ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اس کے بعد منبر پر تشریف لائے اور خطبہ دیا۔یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔حضور نے ہمیں جو کچھ ہو چکا تھا اور جو کچھ قیامت تک ہوگا سب بتا دیا۔تو ہم میں سے جس نے زیادہ یاد رکھا وہ ہم میں اعلم ہے۔

امام احمد اور بخاری نے اور طبرانی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت کی کہ حضورؐ ہمارے درمیان ایک جگہ کھڑے ہوئے اور قیامت تک جو آپ کی امت کرے گی آپ نے ان سب کی ہمیں خبر دے دی۔جس نے یاد رکھا یاد رکھا جو بھول گیا وہ بھول گیا۔

طبرانی نے حضرت ابن عمر سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کو اٹھا کر میرے پیش نظر کر دیا ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں۔قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے۔میں اسے اس طرح واضح طور پر دیکھ رہا ہوں جیسے میری یہ ہتھیلی ہے۔

امام احمد نے سمرہؓ بن جندب سے روایت کی کہ آفتاب کو گہن لگا اور

حضور نے ہمیں نماز پڑھا کر فرمایا خدا کی قسم جب سے میں نماز کے لئے کھڑا ہوا میں تمہاری دنیا اور تمہاری آخرت کی ان باتوں کو دیکھ رہا ہوں جو تم کو پیش آئیں گی۔

بخاری اور حاکم نے صحیح بتا کر عوف بن مالک سے روایت کی۔کہا کہ مجھ سے حضورؐ نے فرمایا تم قیامت کے وقوع کے درمیان چھ باتوں کو یاد رکھو(۱) میری وفات پانا(۲) بیت المقدس کا فتح ہونا(۳) دو طرح کی موت ہونا۔سینہ میں درد اور گردن توڑ بیماری کی مانند تم میں ہوگی(۴) پھر تم میں مال کا اس قدر پھیل جانا کہ ایک شخص کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو بھی وہ ناراض ہوگا۔(۵) پھر ایسے فتنے کا پھیل جانا کہ عرب میں کوئی گھر باقی نہ رہے گا جہاں وہ فتنہ داخل نہ ہو۔(۶) پھر صلح کا ہونا جو تمہاری اور بنی الاصغر کے درمیان ہوگی بنی الاصغر تم سے غداری کریں گے۔

چنانچہ عمواس کا سال ہوا تو لوگوں نے گمان کیا اور عوفؓ بن مالک نے حضرت معاذؓ سے کہا کہ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا کہ چھ باتوں کو گنتے جانا۔تو ان میں سے تین باتیں تو واقع ہو چکیں۔اب تین باقی رہ گئی ہیں۔اس پر حضرت معاذؓ نے کہا کہ ان تین باتوں کے لئے مدّت درکار ہے لیکن پانچ باتیں ایسی ہیں کہ اگر تم میں سے کسی کے زمانہ میں ان میں سے کوئی واقع ہو تو اگر وہ مر سکتا ہے تو اسے چاہئے کہ مر جائے۔(۱) منبروں پر بیٹھ کر لعنت اور برا بھلا کہا جائے گا (۲) اللہ کا مال جھونٹوں کو دیا جائے گا۔(۳) اونچی اونچی عمارتیں بنیں گی۔(۴) ناحق خونریزی ہوگی (۵) قطع رحم کیا جائے گا۔

ابونعیم نے عوف بن مالک سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضور

نے اپنے صاحبہ میں کھڑے ہوکر فرمایا تم لوگ مفلسی کا خوف رکھتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے لئے روم وفارس کو فتح کرائے گا اور تم پر دنیا اس طرح امنڈ کر آئے گی کہ میرے بعد تم حق سے پھرو گے تو دنیا کی وجہ سے ہی پھرو گے۔

مسلم نے جابر بن سمرہؓ سے روایت کی کہ میں نے حضور سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ دین قائم رہے گا۔ جب تک کہ قریش کے بارہ خلیفہ ہوں گے اس کے بعد قیامت آنے تک جھوٹے لوگ نکلتے رہیں گے۔

حاکم نے ابوذر سے روایت کی۔ انہوں نے حضور سے سنا آپ نے فرمایا کہ جب بنوامیہ کی تعداد چالیس تک پہنچ جائے گی تو وہ اللہ کے بندوں سے تمسخر کریں گے۔ مال ودولت اور کتاب اللہ سے فریب کریں گے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ بنی الحکم میرے منبر پر اس طرح کود رہے ہیں جیسے بندر کودتے ہیں ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد حضور کو نہ تبسم کرتے دیکھا اور نہ خاطر جمع کی حالت میں یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی۔

بیہقی نے ابن المسیب سے روایت کی کہ حضورؐ نے خواب میں دیکھا کہ نبی امیہ آپ کے منبر پر ہیں۔ آپ نے اسے برا جانا۔ تو اللہ نے آپ پر وحی نازل کی کہ یہ دنیا ہے انہیں دنیا ہی دوں گا۔ اس سے آپ کو اطمینان ہوا۔

بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ ابنِ عباس سے روایت کی ہے کہ حضور نے فرمایا ہم میں سے تین شخص ہوں گے جو اہل بیت سے ہوں گے۔ سفاح، منصور، مہدی۔

حاکم نے صحیح بتا کر ابو مسعودؓ انصاری سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا یہ دین تم میں ہمیشہ رہے گا اور تم ہی اس کے والی ہو جب تک تم نئے نئے اعمال نہ کرو۔ ورنہ تم سے یہ ولایت چھن جائے گی۔ لہذا جب تم ایسا کرو گے تو اللہ تم پر شریروں کو مسلط کر دے گا اور وہ تمہاری کھال اس طرح ادھیڑ دیں گے جس طرح درخت سے پوست چھیلا جاتا ہے۔

امام احمد طبرانی اور ابو یعلیٰ نے صحیح سند کے ساتھ عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے کہ میں نے حضور سے سنا ہے آپ نے فرمایا کہ میرے بعد ایک قوم آئے گی جو ایک دوسرے کو قتل کر کے حکومت حاصل کرے گی۔

بیہقی نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اپنے امام کو قتل نہ کرو گے اور ایک دوسرے کو اپنی تلوار سے قتل کرو گے اور تمہارے شریر لوگ تمہاری دنیا کے وارث بن جائیں گے۔

مسلم نے ثوبانؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ میری امت کے بہت سے قبیلے مشرکوں کے ساتھ مل جائیں گے اور وہ بتوں کی پوجا کریں گے۔

مسلم نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا سنو میرے حوض پر بہت سے لوگوں کو دھتکار دیا جائے گا جس طرح کہ بھٹکا ہوا اونٹ دھتکارا جاتا ہے۔ اور میں انہیں پکاروں گا ادھر آؤ اس وقت کہا جائے گا ان لوگوں نے اپنا دین بدل ڈالا ہے تو میں ان سے کہوں گا کہ دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ۔

امام احمد نے حضرت حذیفہؓ سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا میری

امت میں ستائیس کذاب اور دجال ہوں گے ان میں سے چار عورتیں ہوں گی حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تیس کذّاب ظاہر نہ ہوں۔

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر فاروقؓ کے پاس بیٹھے تھے تو عمر نے فرمایا تم میں کون شخص حضورؐ کے قول کو فتنوں کی بابت یاد رکھتا ہے حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ میں ہوں۔ تو عمر نے فرمایا قریب آؤ اور بیان کرو۔ تو میں نے بیان کیا کہ مرد کا فتنہ اس کے اہل مال اولاد اور اس کے ہمسائے میں اگر ہو تو اس کا کفّارہ نماز اور صدقہ ہے۔ حضرت عمر نے کہا کہ میرا مقصد ان فتنوں کی بات دریافت کرنا ہے جو دریا کے موج کی مانند امنڈ آئیں گے۔ میں نے کہا اے امیر المومنین ایسے فتنوں کا آپ کو تو کوئی اندیشہ نہیں کیونکہ آپ کے اور اس کے دمیان بند دروازہ حائل ہے۔

حضرت عمر نے فرمایا تمہارا کیا خیال کہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ توڑا جائے گا پھر وہ دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا وہ دروازہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ وہ حضرت عمر ہیں۔

حضرت ابو ذر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا تمہیں فتنوں کا سامنا ہرگز نہ کرنا پڑے گا جب تک عمر تم میں موجود ہیں۔

ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت کے درمیان ہرج واقع ہوگا صحابہ نے دریافت کیا ہرج کیا ہے۔ فرمایا یہ قتل وغارت گری ہے مسلمان ایک دوسرے کو قتل کریں گے۔

امام احمد اور ابو نعیم نے علقمہ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا فتنے اس طرح واقع ہوں گے جس طرح شبنم گرتی ہے۔ اور تم اس وقت سانپ بن جاؤ گے اور ایک دوسرے کی گردن مارو گے۔

محمد بن مسلمہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا جب لوگوں کو دیکھو کہ وہ دنیاوی غرض سے خونریزی کر رہے ہیں تو تم اپنی تلوار لے کر پتھر پہ اتنی مارنا کہ وہ ٹوٹ جائے۔ اس کے بعد گھر آ کر بیٹھ جانا یہاں تک کہ خدا کا حکم تم تک پہنچ جائے۔

بیہقی نے حضرت علی سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا بنی اسرائیل میں اختلاف واقع ہوا تو وہ ہمیشہ اپنے اختلاف میں پڑے رہے یہاں تک کہ انہوں نے دو حکم بھیجے۔ فضل اور افضل۔ اس امت میں بھی اختلاف ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ وہ دو حکم کو بھیجیں گے جو کہ دونوں گمراہ ہوں ہوں اور جو ان کی پیروی کرے گا وہ بھی گمراہ ہوگا۔

یہ حدیث ابو موسیٰ اشعریؓ سے بھی منقول ہے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میری امت قریش کے نوعمروں کے ہاتھوں ہلاک ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ نے یہ حدیث بیان کر کے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں ان کے نام بتا سکتا ہوں کہ فلاں کا بیٹا اور فلاں کا بیٹا۔

ابن ماجہ اور بیہقی نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا ممکن ہے تم ایسے لوگوں کو پاؤ جو نماز کو اس کے غیر وقت میں پڑھیں گے۔ لہذا اگر تم ایسے لوگوں کو پاؤ اس وقت کی نماز جسے تم پاؤ اپنے گھر پر وقت پر پڑھ لینا۔ اس کے بعد ان کے ساتھ پڑھ لینا اور اپنی نفل میں شمار کر لینا۔

مسلم نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا تم لوگ قیامت کے بارے میں پوچھتے ہو اس کا علم تو اللہ کو ہی ہے مگر میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ زمین کی پشت پر کوئی سانس لینے والا آج ایسا نہیں جس پر سو سال گزریں۔

مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا آخر زمانے میں میری امت کے ایسے لوگ ہوں گے جو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے آباؤ واجداد نے لہذا تم ان سے ہوشیار رہنا اور بچنا۔

مسلم نے عمران بن حصینؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا تم میں بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں اس کے بعد وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے بعد آئیں گے۔ اس کے بعد تو ہو وہ لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے۔ امانت دار نہیں ہوں گے اور بغیر طلب کے گواہی دیں گے عہد کو پورا نہیں کریں گے۔ ان لوگوں میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔ سستی اور کاہلی پیدا ہوگی۔

ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا میری امت پر وہ سب آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا تھا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ نکاح کیا تھا میری امت میں بھی ایسا ہوگا۔ بنی اسرائیل ۷۱ فرقوں میں بٹ گئے میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ جو سب کے سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک ملت کے۔ پوچھا وہ کون سی ملت ہے؟ فرمایا آج جس پر میں ہوں اور میرے صحابی ہیں وہی ناجی ملت ہے۔

طبرانی نے عوف بن مالک سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اس وقت تم کیا کرو گے جب یہ امت ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی۔ صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی تمام فرقے جہنمی ہوں گے۔ میں نے عرض کیا حضورؐ یہ کب ہوگا۔ فرمایا جب رذیلوں کی کثرت ہوگی اور باندیاں مالک ہوں گی اور بوجھ اٹھانے والے جاہل اور بے علم لوگ منبروں پر بیٹھیں گے اور قرآن کو مزامیر بتایا جائے گا۔ مسجدیں نقش ونگار سے آراستہ ہوں گی اور اونچے منبر ہوں گے۔ مال غنیمت کو دولت بنالیا جائے گا زکاۃ کو تاوان سمجھا جائے گا۔ امانت غنیمی ٹھہرائی جائے گی۔ دین میں غور وخوض ہوگا لیکن غیر خدا کی خوشی کے لئے ہوگا۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرے گا بیٹا ماں کا نافرمان ہوگا اور اپنے باپ کو دور پھینک دے گا۔ اس کے دوست کمینے اور ذلیل ہوں گے۔ اپنے سے پہلوں کو برا بھلا کہیں گے۔ ان کا سردار فاسق ہوگا۔ آدمی کی عزت اس کے شر سے بچنے کے لئے کی جائے گی۔ جس دن یہ باتیں ہوں گی اس وقت یہ امت ۷۳ فرقوں میں ہو جائے گی۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ہم حضورؐ کے پاس موجود تھے اس وقت آپ مال تقسیم فرمارہے تھے اچانک ذوالخویصرہ نامی شخص آپ کے پاس آکر کہنے لگا یارسول اللہ انصاف کیجئے۔ حضورؐ نے فرمایا تیری خرابی ہو جب میں ہی انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی گردن اڑادوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ اس کے ساتھی ایسے لوگ ہوں گے کہ تم لوگ اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلے اپنے روزوں کو ان کے

روزوں کے مقابلے حقیر جانو گے۔ یہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا یعنی دل پر اثر نہ کرے گا وہ دین اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل کا تا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ارض حجاز سے وہ آگ نے نہ نکلے جس سے بصرہ کے اونٹوں کی گردن روشن ہو جائیں۔ علامہ جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں کہ وہ آگ ۶۵۴ھ میں نکلی تھی۔

عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل نے زوائد المسند میں صعب بن جثامہؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کہ دجال کا خروج اس وقت تک نہ ہوگا جب تک لوگ اس کے ذکر سے غافل نہ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ ائمہ بھی اس کا ذکر منبروں پر کرنا چھوڑ دیں گے۔ علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ تم نے اپنے زمانے میں کسی خطیب کو نہیں دیکھا ہوگا کہ اس نے منبر پر اس کا ذکر کیا ہو۔

حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ لوگ تو حضورؐ سے خیر اور نیکی کی باتیں پوچھا کرتے تھے مگر میں آپ سے شر و فساد کے بارے میں پوچھا کرتا تھا۔ اس خوف سے کہ مجھے اس سے سابقہ نہ پڑ جائے۔ چنانچہ میں نے عرض کیا۔ حضورؐ ہم زمانہ جاہلیت کے شر میں تھے مگر اللہ نے آپ کو خیر کے ساتھ ہمارے پاس بھیج دیا تو اب کیا اس خیر کے بعد بھی کوئی شر ہے؟۔ فرمایا: ہاں!

میں نے عرض کیا کہ اس شر کے بعد بھی کوئی خیر ہے فرمایا ہاں ہے۔ مگر اس کے ساتھ بے دینی ہے۔ میں نے پوچھا وہ بے دینی کیا ہے فرمایا وہ میری امت کو چھوڑ کر چلیں گے اور میری ہدایت کے سوا اور راستہ اختیار کریں

گے۔ اسی سے وہ پہچانے جائیں گے اور ان کو برا جانا جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا ہاں ہے۔ وہ جہنم کے دروازوں کی طرف بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ انہیں جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے ان لوگو ں کی صفت بتائیے۔

فرمایا اچھا سنو وہ لوگ ہماری طرح گوشت پوست کے ہوں گے اور ہماری ہی زبانوں میں کلام کریں گے۔

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قریب ہے کہ قومیں تمہارے پاس جمع ہوں گی۔ جس طرح کھانے والے طباق کے گرد جمع ہوتے ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ اس دن کیا ہم تعداد میں کم ہوں گے فرمایا۔ نہیں بلکہ تم کثیر تعداد میں ہوں گے لیکن بہت زیادہ ذلیل اور پست ہوں گے۔ اللہ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے اندر بزدلی ڈال دے گا۔ کسی نے پوچھا۔ حضورؐ وہ بزدلی کیا ہے فرمایا۔ دنیا کی محبت اور موت سے کراہت۔

بخاری نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا لوگوں پہ ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی مال کے لینے میں اس کی پرواہ نہ کرے گا کہ حلال طریقہ سے آیا ہے یا حرام طریقہ سے۔

ابن عمر سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ علم کو عالم کے سینوں سے نکال کر قبض نہیں فرماتا بلکہ علماء کو قبض کر کے علم کو قبض کرتا ہے۔ جب علما باقی نہ رہیں گے تو لوگ جاہلوں کو سردار بنالیں گے اور ان سے مسئلہ پوچھیں

گے اور وہ بغیر علم کے فتوی دیں گے جس سے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا مجھے اپنی امت کے اندیشوں میں سب سے زیادہ خوف اس بات کا ہے کہ وہ نمازوں کو ان کے اوقات سے تاخیر کر کے پڑھیں گے اور نمازوں کو ان کے اوقات سے جلدی کر کے پڑھیں گے۔ ابونعیم نے حضرت عباس سے روایت کی حضورؐ نے فرمایا دین اتنا پھیلے گا کہ دریاؤں سے بھی پار پہنچ جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کی راہ میں دریاؤں میں گھوڑے ڈال دیں گے۔ اس کے بعد ایک قوم ان میں آئے گی جو قرآن کی تلاوت کرے گی اور وہ کہیں گے ہم نے قرآن پڑھا ہے ہم سے زیادہ پڑھا ہوا کون ہے اور ہم سے زیادہ فقیہ اور عالم کون ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا کیا ان لوگوں میں خیر ہوگی ہرگز نہیں یہ لوگ تو جہنم کے ایندھن ہیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا دن رات کا یہ سلسلہ اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک کھڑا ہونے والا کھڑے ہو کر یہ نہ کہے کہ ایک مٹھی بھر درہم کے بدلے اپنے دین کو ہمارے ہاتھ کون فروخت کرتا ہے۔

امام احمد ابن عباس سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا آخر زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جو ایسی سیاہی سے خضاب کریں گے جیسے پرندوں کے پپوٹے رنگین ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جنت کی بو بھی نہ سونگھیں گے۔

حاکم نے صحیح بتا کر حضرت انس سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ وہ اپنی مسجدوں میں حلقہ بنا کر بیٹھیں گے

لیکن ان کی غرض خالص دنیاوی ہوگی اور انہیں اللہ سے کوئی حاجت نہ ہوگی تو تم ایسے لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔

حاکم نے بروایت ابو ہریرہؓ سے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ اس میں دھنسنا، مسخ ہونا اور پتھر مارنا واقع نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کب ہوگا۔ فرمایا جب تم دیکھو کہ عورتیں اونچے بالا خانوں میں ہوں گی اور گانے والیوں کی کثرت ہوگی۔ جھوٹی گواہی دی جائے اور نماز پڑھنے والے مشرکین کے سونے چاندی کے برتنوں میں پانی پئیں۔ مرد مرد سے عورت عورت سے فائدہ اٹھائے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا تمہارے پیچھے صبر کے ایام ہیں ان دنوں میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے شعلہ کو ہاتھ میں پکڑنا۔ اس زمانے میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ کیا ہم میں کے پچاس آدمیوں کا اجر ملے گا یا ان میں کے آدمیوں کا۔ فرمایا تم میں کے۔ طبرانی نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا۔ لوگوں یہ ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ اس میں سچے کو جھوٹا اور جھوٹے کو سچا مانا جائے گا۔ امین کو خائن اور خائن کو امین مانا جائے گا۔ آدمی گواہی دیگا اگرچہ اس سے گواہی طلب نہ کی ہوگی۔ آدمی قسم اٹھائے گا اگرچہ اس سے قسم طلب نہ کی گئی ہوگی اور احمق طبع کو لوگ اسد الناس جانیں گے۔

ابن ماجہ نے حضرت جابرؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا۔ جب اس امت کے آخر کے لوگ اپنے پچھلوں کو برا کہیں گے اور جو حدیث کو چھپائے گا گویا وہ اللہ کے نازل کردہ کلام کو چھپائے گا۔

طبرانی نے اپنی اوسط میں ابن عباسؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا آخر زمانے میں ایسے لوگ آئیں گے جن کے منہ تو آدمیوں جیسے ہوں گے۔لیکن ان کے دل شیطان جیسے ہوں گے۔وہ امر قبیح سے باز نہ آئیں گے اگر تم ان کی متابعت کرو گے تو وہ تمہاری مدارات کریں گے اور اگر ان سے کنارہ کش ہو گے تو وہ تمہیں برا کہیں گے۔اگر تم ان سے بات کرو گے تو وہ تمہیں جھٹلائیں گے۔اگر تم ان کے پاس امانت رکھو گے تو وہ خیانت کریں گے۔ان کے بچے بے حیا بے شرم ہوں گے۔ان کے جوان شاطر اور چالاک ہوں گے۔ان کے بوڑھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں گے۔ان سے عزت سے پیش آنا ذلت ہو گی جو ان کے ہاتھوں میں ہو گا اسے طلب کرنا محتاجی بھی ہو گی۔وہ بردبار نہیں ہوں گے۔ان میں ایماندار مومن کو کمزور سمجھا جائے گا۔ان میں فاسق وفاجر عزت دار ہوں گے۔ان کے زبان پر بدعت بدعت ہو گی اور جو بدعت ہو گی وہ ان میں سنت کہلائے گی۔اس وقت ان لوگوں پر بدترین حاکم بنا دیئے جائیں گے۔ان میں کے اچھے لوگ دعا مانگیں گے مگر دعا قبول نہیں ہو گی۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا لوگوں پہ ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ بھیڑیے بن جائیں گے اور جو بھیڑیا نہ ہو گا اسے بھیڑیے کھا جائیں گے۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا لوگوں پہ ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی بے بس اور فسق وفجور میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے پر مجبور ہو گا۔ تو جو کوئی ایسا زمانہ پائے اسے چاہئے کہ فسق وفجور کے مقابلے میں عاجزی

اور بے بسی کو اختیار کرے۔

امام احمد نے بعض صحابہ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا دنیا ختم نہ ہو گی جب تک ذلیل اور کمینوں کا دور دورہ نہ ہو۔حاکم نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا آخر زمانے میں عبادت گزار لوگ جاہل ہوں گے اور قاری فاسق ہوں گے۔

بیہقی نے مرسل حدیث روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا لوگوں پہ ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیاوی باتیں کریں گے۔لہذا تم ان کے ساتھ مت بیٹھنا۔اللہ کو ان کی کوئی حاجت نہیں ہو گی۔

عمر بن حفص سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔لوگوں پہ ایسا زمانہ آئے گا کہ بادشاہ سیر وتفریح کے لئے حج کریں گے۔مقصد عبادت گذاری نہیں ہو گا۔تونگر لوگ تجارت کے لئے حج کریں گے۔محتاج بھیک مانگنے کے لئے حج کریں گے۔

امام احمد نے بکر بن سوادہ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا میرے بعد امت میں کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے اور دین میں تفقہ کریں گے۔شیطان ان کے پاس آئے گا کاش تم سلطان کے پاس جاتے تو تمہاری دنیا سنور جاتی اور تم ان کو اپنے دین کی طرف پھیر لیتے۔حالانکہ ایسا نہ ہو گا۔جس طرح قتاد کے درخت سے سوائے کانٹوں کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اسی طرح بادشاہوں کے قرب سے خطا اور گناہ کے سوا کوئی فائدہ کی امید نہیں ہو گی۔

بیہقی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا لوگوں پہ

ایسا زمانہ آئے گا کہ دنیا دار کا اپنا دین سلامت نہ رہے گا۔ سوائے اس شخص کے جو اپنا دین لے کر پہاڑ کی چوٹی سے دوسری چوٹی تک یا ایک پتھر سے دوسرے پتھر تک بھاگ جائے ۔ گویا آبادی سے کنارہ کش ہو جائے ۔ جب ایسا زمانہ ہوگا تو زندگی بجز اللہ کی ناراضگی میں گزارنے کے کچھ حاصل نہ ہوگا ۔ جب ایسا ہوگا تو یہی انجام ہوگا کہ آدمی کی ہلاکت اس کی بیوی یا اولاد کے ہاتھوں ہوگی اگر اس کی بیوی اور اولاد نہ ہو تو اس کی ہلاکت اس کے ماں باپ کے ہاتھوں ہوگی اگر ماں باپ نہ ہوں تو اس کی ہلاکت اس کے قرابت داروں میں اور ہمسایوں میں ہوگی صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ کیونکر ہوگا۔ فرمایا یہ لوگ معیشت کی تنگی پر عار دلائیں گے ۔ جس وقت وہ عار دلائیں گے تو آدمی خود کو اس مقام میں لے آئے گا جہاں اس کی ہلاکت ہوگی ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت جڑ پکڑ جائے گی ۔ شراب نوشی عام ہوگی ۔ اور زنا کاری ظاہر ہوگی ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کسی نے حضورؐ سے پوچھا قیامت کب آئے گی ۔ فرمایا البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں جب تم دیکھو کہ باندی نے اپنی مالکہ کو جنا ہے تو یہ اس کی ایک نشانی ہے اور جب تم دیکھو کہ جانور چرانے والے اونچی اونچی عمارتیں بنا رہے ہیں تو یہ بھی قیامت کی ایک نشانی ہے ۔

طبرانی نے ابن مسعود سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا علامات

قیامت میں سے یہ ہے کہ اولاد غصہ ور ہوگی بارش گرم ہو جائے گی ۔ بدلوگوں کا دور دورہ ہوگا اجنبی لوگوں سے تو حسن سلوک ہوگا مگر رحمی رشتہ داروں سے قطع تعلق ہوگا ۔ یہ قبیلہ کے منافق سردار بن جائیں گے ۔ مسجد کے محرابوں کو منقش کر دیا جائے گا ۔ لیکن دل ویران ہوں گے ۔ اور قبیلہ میں مسلمان غلام سے زیادہ ذلیل ہوگا ۔

مرد مرد کے ساتھ عورت عورت کے ساتھ اکتفا کریں گے ۔ بچوں کی بادشاہت ہوگی عورتوں کی حکومت ہوگی ان سے مشورے لئے جائیں گے ۔ آباد جگہیں ویران ہوں گی اور ویران جگہیں آباد ہوں گی ۔ باجے ، گاجے ، طبلے اور شراب نوشی کا دور ہوگا زنا سے بکثرت بچے ہوں گے ۔ حضرت ابن مسعود نے پوچھا کیا وہ لوگ مسلمان ہوں گے ۔ فرمایا ہاں وہ مسلمان ہی ہوں گے ۔ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ شوہر بیوی کو طلاق دے گا پھر وہ مرد اسی فرش پہ مقیم رہے گا ۔ جب تک وہ دونوں یکجا رہیں گے زنا کرتے رہیں گے ۔

ابن مسعود سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت کی نشانی میں سے یہ ہے کہ آدمی سلام کرے گا اور وہ سلام کا جواب نہیں دے گا مگر جان پہچان کو اور تجارت پھیل جائے گی ۔ یہاں تک کہ بیوی اپنے شوہر کی مدد کرے گی ۔ صلہ رحمی منقطع ہو جائے گی ۔ جھوٹی گواہی دی جائے گی ۔ سچی گواہی چھپالی جائے گی ۔ آدمی مسجد کے قریب سے گذر جائے گا مگر مسجد میں نماز نہیں پڑھے گا ۔

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے

گا کہ سال مہینے کے برابر اور مہینہ ہفتے کے برابر اور ہفتہ ایک دن کے برابر معلوم ہوگا۔ دن اتنی جلدی گزر جائے گا جیسے پھونس کا گٹھر جلتا ہے۔

بخاری نے طلحہ بن ابی حداد سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا علامات قیامت میں سے ہے کہ لوگ چاند کو دیکھ کر کہیں گے یہ دو راتوں کا چاند ہے حالانکہ وہ پہلی رات کا ہوگا۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ لوگ مسجدوں میں فخر و مباہات کریں گے۔

ابن ماجہ نے ابن عباسؓ کی روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا۔ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ میرے بعد تم مسجدوں کو اونچا بناؤ گے۔ جس طرح نصاریٰ نے اپنے گرجاؤں کو بلند بنایا۔

ابن ماجہ نے حضرت عمرؓ سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا کبھی کسی قوم کا عمل اتنا برا نہ ہوا جتنا کہ ان کا جنہوں نے اپنی مسجدوں کو نقش و نگار سے سجایا۔

بخاری نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ انس نے لوگوں سے کہا کہ اے لوگوں میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے حضور سے سنا ہے ان سے سن کر اب تمہیں بیان کرنے والا میرے علاوہ اور کوئی نہیں۔ آپؐ فرماتے تھے کہ قیامت کی نشانیوں میں یہ ہے کہ قرآن وحدیث کا علم اٹھ جائے گا۔ جہالت پھیل جائے گی۔ زنا کی کثرت ہوگی شراب خوری ہوگی۔ مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ ۵۰۔ ۵۰ عورتوں کو سنبھالنے والا ایک مرد ہوگا۔

حضورؐ نے فرمایا قیامت کے قریب اللہ تعالیٰ یمن سے ایک ہوا

اٹھائے گا جو ریشم سے زیادہ نرم ہوگی اور جس کے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا اس کی روح قبض کر لے گی۔ (ابو ہریرہؓ مسلم جلد اول)

حضورؐ نے ارشاد فرمایا ان فتنوں سے پہلے جلدی جلدی نیک اعمال کر لو جو تاریک رات کی طرح چھا جائیں گے کہ آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کافر ہو جائے گا۔ دنیوی سامان کے عوض دین کو فروخت کر دے گا۔ (ابو ہریرہ مسلم شریف جلد اول)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت تب قائم ہوگی جب زمین پر اللہ اللہ نہ کہا جائے گا یعنی کوئی اللہ کا نام لیوا نہیں ہوگا۔
(مسلم شریف)

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا: عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ منصف حاکم بن کر نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے اور مال کا سیلاب بہائیں گے۔ یہاں تک کہ کوئی قبول نہیں کرے گا۔ (مسلم شریف جلد اول)

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہوگا جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سب لوگ ایمان لے آئیں گے۔ لیکن جو شخص پہلے سے مومن نہ ہوگا اس کو اس روز کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا (مسلم شریف)

حضورؐ نے فرمایا جب تین چیزیں نکل آئیں گی مغرب سے سورج کا نکلنا۔ دجال اور دابۃ الارض تو اس شخص کو ایمان لانا مفید نہ ہوگا جو پہلے سے مومن نہ ہوگا۔ (مسلم شریف)

حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی اس وقت تک جب تک کہ تم اپنے امام کو قتل نہ کرو گے اور آپس میں تلواروں سے ایک دوسرے کو قتل نہیں کرو گے اور تم میں سے بدتر لوگ تمہاری دنیا کے وارث نہ ہوں گے۔ (ترمذی)

ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا قسم ہے خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی اس وقت تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کہ کلام نہ کرے آدمی کے جوتے کا تسمہ اس سے اور خبر دیگی ران اس کی کہ اس کی بیوی نے اس کے پیچھے کیا کیا۔ (ترمذی)

طبرانی نے کھری سند سے حضرت عتبہ بن عامر کی روایت سے لکھا ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ڈھال برابر ایک کالا ابر مغرب کی طرف سے اُٹھے گا اور اونچا ہوتا جائے گا، پھیلتا جائے گا، یہاں تک کہ آسمان کو بھر دے گا۔ ایک آواز آئے گی کہ لوگو یہ اللہ کا وہ حکم ہے جس کے لیے تم جلدی کر رہے تھے۔ حضور نے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ دو آدمی اپنے بیچ میں کپڑا پھیلائے ہوئے ہونگے ابھی لپیٹنے نہ پائیں گے کہ قیامت آجائے گی۔ کوئی آدمی اپنا حوض درست کر رہا ہوگا ابھی پانی پینے نہ پائے گا کہ قیامت آجائے گی۔ کوئی آدمی دودھ دوہ رہا ہوگا ابھی پینے نہ پائے گا کہ قیامت آجائے گی۔ (تفسیر مظہری)

حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ہم قیامت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ حضور تشریف لے آئے اور فرمایا کہ جب تک تم ۱۰/ نشانیاں

نہیں دیکھ لو گے قیامت نہیں آئے گی۔ دھواں، دجال، دابۃ الارض، مغرب سے سورج کا نکلنا، حضرت عیسیٰ کا نزول، یاجوج ماجوج، تین مرتبہ زمین کا دھنسنا، ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور ایک جزیرۃ العرب میں، ایک آگ کا یمن سے نکلنا۔ جو لوگوں کو میدان حشر کی طرف کھدیڑے گی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ دسویں چیز ایک ہوائی طوفان ہے جو لوگوں کو سمندر میں پھینک دے گا۔ (تفسیر مظہری)

حضرت عبد اللہ بن عمر کا بیان ہے کہ میں نے خود سنا کہ حضور فرما رہے تھے کہ سب سے پہلی نشانی مغرب سے سورج کا طلوع اور دن چڑھے دابۃ الارض کا نکلنا ہوگا۔ ان دونوں علامتوں میں سے جو بھی پہلے ہو جائے گی فوراً اس کے پیچھے دوسری علامت بھی آجائے گی۔ (تفسیر مظہری)

حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرت عمر نے خطبہ میں فرمایا کہ لوگو! اس امت میں عنقریب کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو حکم رجم کا انکار کریں گے، خروج دجّال کی تکذیب کریں گے، مغرب سے سورج کے نکلنے کو جھوٹ مانیں گے، عذاب قبر کا انکار اور شفاعت کے بھی قائل نہ ہوں گے اور اس بات کو بھی نہیں مانیں گے کہ دوزخ سے کچھ لوگوں کو سزا کے بعد نکالا جائے گا۔

❁ ❁ ❁